الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے

بھدرک کی ملا (مولوی آل رسول) خود کفر وارتداد کی زد میں

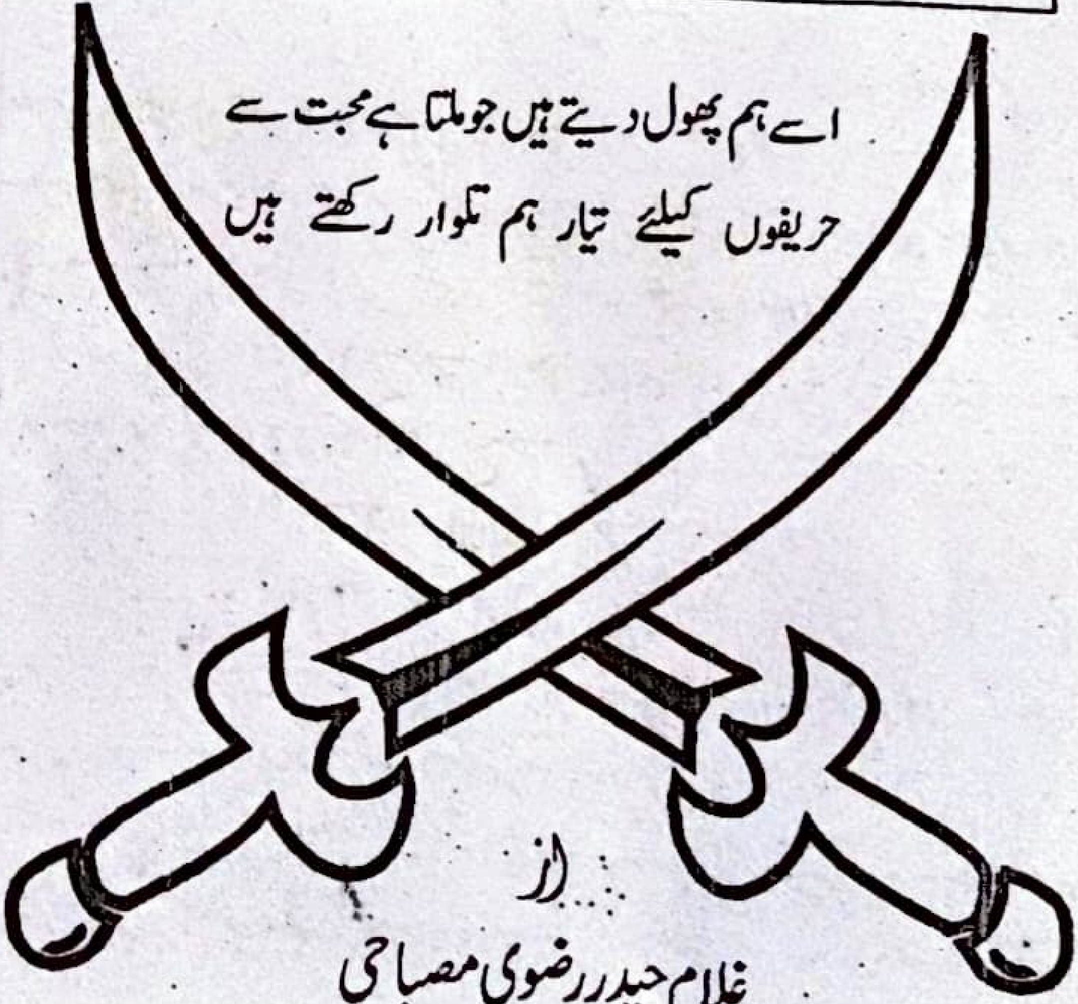

اسے ہم پھول دیتے ہیں جو ملتا ہے محبت سے
حریفوں کیلئے تیار ہم تلوار رکھتے ہیں

از

غلام حیدر رضوی مصباحی

گوبندرائے پور، (زخرائی) میوربھنج، اڑیسہ

الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے

زاہد تنگ نظر نے مجھے کافر جانا　　　اور کافر یہ سمجھتا ہے مسلمان ہوں میں

۱۱؍رمضان المبارک بمطابق ۲۱؍جولائی ۲۰۱۳ء کوایک کتابچہ بنام ’’مولوی غلام محمد دھامنگری کفر وارتداد کی زد میں‘‘ پیر مغاں مولوی آل رسول بھدرکی کی جانب سے شائع ہوا، جسمیں خانقاہ حبیبیہ کے سجادہ نشیں حضور حبیب ملت سید غلام محمد صاحب قبلہ مدظلہ النورانی پر بھدرکی ’’پیر مغاں‘‘ نے اپنی الٹی سمجھ اور عادت معروفہ کے تحت خودساختہ قانون ساز فیکٹری سے کفر وارتداد کا حکم تھوپنے کی مذموم اور ناکام حرکت کی ہے۔

’’پیر مغاں‘‘ میں شرم کا کچھ بھی اثر نہیں　　　ہے اعتراض غیروں پہ اپنی خبر نہیں۔

چونکہ ’’ندائے حق‘‘ نامی کتاب کی اشاعت نے ’’پیر مغاں‘‘ کے دانت کھٹے کردیئے جسمیں متعدد طرق سے غیر مقلد الیاس بن عمر کے حامیوں اور طرفداروں کو کفر وارتداد کی زنجیر میں اسطرح جکڑ دیا گیا کہ اس سے نکلنا بہت مشکل ہوگیا۔

دیکھ لو رنگ روئے ناکامی　　　یہ نہ پوچھو کہ بیکسی کیا ہے

ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ بھدرکی ملا اور اسکی ٹولی ’’ندائے حق‘‘ کے الزامات کفر وارتداد کو اپنے سر سے ہٹاتے ہوئے توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح کرتی مگر توفیق الٰہی بھی ان بدنصیبوں کو نہیں مل سکی، اسلئے اپنی خفت کو مٹانے کیلئے، اپنی ذلت پر پردہ ڈالنے کیلئے، اور اپنوں میں سرخرو ہونے کیلئے آخر کچھ تو بارود و بم پھینکیں گے۔ کہاوت ہے کہ ’’عاجز بلی شیر پر حملہ کربیٹھتی ہے‘‘ یہی حال بھدرکی پیر مغاں کا ہے۔ خانقاہ حبیبیہ دھامنگر کے سجادہ نشین سے عداوت اور آنجہانی الیاس (غیر مقلد) کی حمایت ومحبت نے بھدرکی مُلا کو کہیں کا نہ رکھا۔ دھوبی کا گدھا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔

عشق نے غالب نکمہ کردیا　　　ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے۔

آج علمائے اڑیسہ وائمہ حضرات ہی نہیں بلکہ ہندوستان کے بیشتر عوام وخواص بھدرکی پیر مغاں کے عادات قبیحہ اور حرکات مذمومہ سے واقف ہیں۔اس نے کس کو بخشا ہے بڑوں کی عزت سے کھلواڑ کرنے والے کا نام'' آل رسول'' ہے یہ صفت اسکی جبلی فطرت ہے۔ گھائل تری نظر کا بنوع دیگر ہر ایک زخمی کچھ ایک بندۂ درگاہ ہی نہیں

میں اپنے قارئین سے ایک بار پھر گزارش کرونگا کہ'' ندائے حق'' نامی کتاب کا مطالعہ ضرور کریں تا کہ بھدرکی مُلا کے تعلق سے جو کچھ نہاں ہے وہ عیاں ہو جائے۔اور حق و صداقت کے آئینہ میں پیر مغاں کی اصلی صورت سامنے آجائے اور قارئین سمجھ لیں کہ

یہی شیخ حرم ہے جو چرا کے بیچ کھاتا ہے گلیم بوذر و دلق اویس و چادر زہرا

عزت وذلت کا مالک پروردگار عالم ہے، آج مقبولیت عامہ کسے حاصل ہے اور گدھوں کی طرح ذلیل وخوار کون ہے یہ کسی پر مخفی نہیں۔مفتیان عظام کی بارگاہ سے'' مسخرۂ شیطان'' کا لقب کسکو ملا ہے،اور'' حبیب ملت'' کون ہے۔یہ سب جانتے ہیں۔ظاہر ہے جو مسخرۂ شیطان ہوگا وہ محبوب رحمٰن ہرگز نہیں ہوسکتا۔

کار شیطاں می کند نامش ولی گر ولی ایں است لعنت بر ولی

اہل اڑیسہ نے تو بھدرکی پیر مغاں کا بائیکاٹ کیا ہی،بیرون اڑیسہ بھی خال خال جگہوں پہ وہیں بلائے جاتے ہیں جہاں کے لوگوں کو اسکی بدکرداری،اور شیطانیت کا علم نہیں۔اور کئی مقامات پر تو'' شیخ ندوہ'' کی طرح بن بلائے خود پہنچ جاتے ہیں۔

قارئین کرام سے گزارش ہے کہ بھدرکی مُلا (آل رسول) کے اس کتابچہ کو سامنے رکھیں جسکی سرخی ہے'' مولوی غلام محمد دھامنگری کفر وارتداد کی زد میں'' اور متانت کے ساتھ ذیلی آپریشن کو پڑھ کر اندازہ لگائیں کہ بھدرکی مُلا کی جہالت اور خیانت کس قدر عروج پر ہے۔

پہلا آپریشن:۔ بھدرکی مُلا لکھتا ہے

''آپ آنجہانی الیاس کو بعد بلوغ ہی سے کافر کلامی تسلیم نہیں کرتے'' (صفحہ ۲)

اگر انصاف ودیانت کا خون نہیں ہوا ہے تو بھدرکی مُلا بتائے کہ سید غلام محمد صاحب قبلہ نے کہاں لکھا ہے کہ ''میں الیاس کو بعد بلوغ ہی سے کافر کلامی تسلیم نہیں کرتا'' یہ سفید جھوٹ لکھتے ہوئے اور بہتان سازی کرتے ہوئے ذرہ برابر شرم نہیں آئی۔

تم جھوٹ کہہ رہے ہو مجھے اعتبار ہے　　　شاید اسی کا نام ہے مجبوری وفا

ہاں کتاب ''الآیات البینات فی ردالشرک والبدعات'' کی روشنی میں غیر مقلد الیاس بن عمر کو کافر کلامی ضرور کہا گیا ہے۔ مگر بھدرکی ملا جواب دے کہ (۱) اس کتاب کی روشنی میں اسے کافر کلامی کہنے سے کیا یہ ثابت ہو گیا کہ بعد بلوغ ہی سے وہ کافر کلامی نہیں تھا؟ جب کہ بعد بلوغ کی بابت ''ندائے حق'' میں صراحۃً کچھ نہیں لکھا گیا۔ تو اسی وقت سے اسے کافر کلامی تسلیم کرنا یا تسلیم نہ کرنا دونوں پہلو برابر ہوئے۔ پھر (۲) عدم تسلیم کا پہلو اپنی طرف سے نکال کر اسے بیجا ترجیحی صورت دیتے ہوئے حضرت مولانا سید غلام محمد صاحب قبلہ پر چسپاں کرنا اور پھر مفتی محمد افضال صاحب بریلی شریف کے فتویٰ کی رو سے انہیں کافر و مرتد ٹھہرانا جہالت اور دینی خیانت نہیں ہے؟ (۳) کیا یہی مسلک اعلیٰ حضرت ہے کہ احتمالی پہلو نکال کر حکم کفر کسی پر چسپاں کردیا جائے؟ (۴) حکم کفر وارتداد کیلئے جس درجے کی دلیل کا مطالبہ بھدرکی مُلا کرتا ہے کیا اس درجہ کی دلیل اسے احتمالی پہلو میں مل چکی ہے؟ (۵) کیا الیاس کی کتاب ''الآیات البینات فی ردالشرک والبدعات'' کے کفریات اس احتمالی پہلو سے بھی کمزور ہیں؟ یہاں احتمالی پہلو نکال کر حکم کفر چسپاں کیا جا رہا ہے۔ اور وہاں ''آیات بینات'' کے کفریات سے آنکھیں اندھی ہو چکی ہیں۔

اب قارئین خود فیصلہ کریں کہ احتمالی پہلو اپنی طرف سے نکال کر کسی مسلمان کو کافر و مرتد کہنے والے پر کیا حکم کفر نہیں پلٹے گا؟۔ بیشک حدیث مسلم شریف کی روشنی میں ایسا کرنے

والا (بھدرکی مُلا) خود کافر و مرتد ہو گیا۔

اگر قارئین کو سمجھنے میں دشواری ہو رہی ہو تو یوں سمجھیں کہ بھدرکی پیر مغاں کی بدکرداری کے خلاف جب بنگال میں پانچ چھ مفتیان کرام کا فیصل بورڈ بیٹھا تھا اور بورڈ نے فیصلہ دیا تھا کہ ''آل رسول'' فاسق و فاجر ہے۔ تو کیا فیصلہ دینے کی تاریخ سے قبل ''آل رسول'' دودھ کی طرح دھلا دھلایا تھا؟ یا پہلے بھی فاسق و فاجر تھا؟۔ ظاہر ہے کہ جب برسوں سے وہ منہ کالا کرتا رہا تو فاسق و فاجر اسی وقت سے ہوا۔ بعد میں جب مفتیان کرام کے حضور گواہیاں گزریں تو مفتیان کرام نے اسکا فاسق و فاجر ہونا ظاہر فرمادیا۔ اسی طرح کتاب ''آیات بینات'' و تصدیق نامہ کی روشنی میں جب الیاس کے کفریات طشت از بام ہو گئے اور اسے کافر کلامی کہا گیا تو یہ مطلب کہاں سے نکال لیا گیا کہ حضرت مولانا سید غلام محمد صاحب قبلہ بعد بلوغ ہی سے الیاس کو کافر کلامی تسلیم نہیں کرتے؟۔

''ندائے حق'' نامی کتاب کے ۳۹؍صفحہ میں مذکور ہے کہ بنگال میں فیصل بورڈ کے سامنے بھدرکی پیر مغاں کی بدکرداری پر جتنی گواہیاں گزریں ان میں ایک گواہی یہ بھی تھی کہ آل رسول بھدرکی حضرت مولانا محمد علی جناح حبیبی صاحب کو حرامی اور ولد الزنا کہتے پھرتے ہیں۔

اب قارئین بھدرکی پیر مغاں سے پوچھیں کہ تمہارے بقول جب کتاب ''آیات بینات'' شائع ہوئی بعد میں، اور مولانا محمد علی جناح پیدا ہوئے اس سے پہلے، تو اس وقت الیاس بن عمر اگر کافر نہیں تھا تو تم اسکے لڑکے مولانا محمد علی جناح کو حرامی اور ولد الزنا کیونکر کہتے پھرتے تھے؟

بے خودی بے سبب نہیں غالب　　　کچھ تو ہے جسکی پردہ داری ہے

نیز ''ندائے حق'' کے ص ۴۰ میں ہے کہ خود مفتی اعظم اڑیسہ سے سوال کیا گیا کہ مولانا آل رسول صاحب مولانا محمد علی جناح حبیبی صاحب کو ولد الزنا اور حرامی کہتے پھر رہے ہیں۔ لہذا انکے بارے میں کیا حکم ہے؟ اس سوال پر مفتی اعظم اڑیسہ مولانا عبدالقدوس

صاحب نے یہ جواب عنایت فرمایا تھا کہ

جو حقیقت ہے اسے کہاں تک چھپاتے رہو گے

قارئین غور فرمائیں کہ بھدرکی ملا کے والد مفتی اعظم اڑیسہ کے نزدیک مولانا محمد علی جناح حبیبی صاحب کا ولد الزنا ہونا حقیقت واقعیہ ہے۔اور ولد الزنا ہونا مستلزم ہے عدم نکاح اور بطلان نکاح کو۔اور بطلان نکاح یہاں مستلزم ہے زوجین میں سے ایک کے کفر وارتداد کو۔ لہذا مفتی اعظم اڑیسہ کے نزدیک الیاس کا وقت نکاح بھی کافر و مرتد ہونا ایک امر متحقق ہوا۔

اب بھدرکی ملا جواب دے کہ کتاب کی اشاعت سے پہلے غیر مقلد الیاس تمہارے اور تمہارے باپ کے نزدیک کس بنیاد پر کافر و مرتد تھا؟ ہم سے یہ سوال مت کرو کہ کتاب آیات بینات کی اشاعت سے پہلے الیاس کے کفر وارتداد کی دلیل قطعی کیا ہے۔ ماھو جوابکم فھو جوابنا۔

دوسرا آپریشن:۔ بھدرکی ملا ص۲ پر لکھتا ہے۔

’’آپکا (یعنی حضرت مولانا سید غلام محمد صاحب قبلہ کا) ارشاد ہے کہ ہر غیر مقلد کافر نہیں ہوتا، بعض غیر مقلد ایسے بھی ہیں جن پر صرف گمرہی کا حکم ہے،(ندائے حق، ص۲۱) اور مولوی محمد افضال نے مرکزی دارالافتاء بریلی شریف کے مہر کے ساتھ یہ فتوی دیا ہے کہ مولوی محمد الیاس بن عمر صدر جماعت اہل حدیث گوجیدرہ، بھدرک، اڑیسہ چھپی ہوئی کتاب کی وجہ سے کافر کلامی نہیں بلکہ وہ بعد بلوغ ہی اس منصب کفر وارتداد پر فائز تھا‘‘۔

حضرت مولانا سید غلام محمد صاحب کے ارشاد مذکور اور بریلی شریف کے مفتی محمد افضال صاحب کے فتوی مذکورہ میں تضاد اگر بھدرکی ملا کو معلوم ہو رہا ہے تو ’’بریں عقل و دانش بباید گریست‘‘، بھدرکی ملا کا مبلغ علم ہی کیا ہے، جتنا کچھ ہے بقول علامہ عاشق الرحمان صاحب ’’اس سے زیادہ کا حامل اپنے آپ کو سمجھتا ہے‘‘۔

حضرت مولانا سید غلام محمد صاحب کے ارشاد ’’ہر غیر مقلد کافر نہیں ہوتا‘‘ سے اگر بھدرکی ملا یہ سمجھتا ہے کہ مولوی الیاس غیر مقلد بھی اسی بعض کا ایک فرد ہے جسکے لئے حکم کفر

نہیں، تو یہ اسکی خوش فہمی ہے۔ جس پر جس قدر ماتم کیا جائے پھر بھی کم ہے۔ حالانکہ "ندائے حق" ص ۲۵ میں حضرت مولانا سید غلام محمد صاحب کا ارشاد ہے کہ "ما سبق میں گذر چکا کہ وہ غیر مقلد صرف گمراہ ہی نہیں تھا بلکہ کافر و مرتد تھا، عند الفقہاء بھی اور عند المتکلمین بھی"۔

پھر بھدر کی ملا کا یہ لکھنا چہ معنی دارد کہ "مولوی محمد افضال رضوی بریلی شریف کے اقوال اور آپکے اقوال میں کتنا فرق ہے وہ آپ پر خوب واضح ہے"۔

بھدر کی ملا آگے لکھتا ہے۔

"آپ آنجہانی الیاس کو بعد بلوغ ہی سے کافر کلامی تسلیم نہیں کرتے"

یہ نرا جھوٹ اور بہتان ہے جو صرف بھدر کی ملا ہی کا حصہ ہے۔۔ جسکا آپریشن پچھلے ورق میں ہو چکا ہے۔

اور مولوی محمد افضال کا یہ جملہ من وعن فتویٰ مبارکہ میں ہے ہی نہیں کہ "غیر مقلد بعد بلوغ ہی سے کافر کلامی ہے۔ انکا جملہ یہ ہے۔ "بلکہ وہ بعد بلوغ ہی اس منصب کفر وارتداد پر فائز تھا"

مفتی افضال صاحب لفظ "وہ" لکھ رہے ہیں جس سے اشارہ مولوی الیاس کیطرف ہے یعنی مولوی الیاس بعد بلوغ ہی سے کافر کلامی تھا۔

بھدر کی ملا نے لفظ "وہ" کی جگہ لفظ "غیر مقلد" لکھکر حکم کو عام کرتے ہوئے یہ جملہ بنایا کہ غیر مقلد بعد بلوغ ہی سے کافر کلامی ہے۔

نیز مفتی افضال صاحب لکھ رہے ہیں "وہ بعد بلوغ ہی اس منصب کفر وارتداد پر فائز تھا" اور بھدر کی ملا نے لکھا کہ "غیر مقلد بعد بلوغ ہی کافر کلامی ہے" ...... لفظ تھا، اور لفظ "ہے" کے فرق کے ساتھ شروع لفظ اور آخر لفظ کے کتر بیونت سے۔ بھدر کی ملا نے یہ جملہ بنایا کہ "غیر مقلد بعد بلوغ ہی سے کافر کلامی ہے" اور اسے وہابی کیطرح منسوب کر دیا مفتی افضال صاحب کیطرف ...... اور اسی خود ساختہ جملہ سے سید غلام محمد صاحب پر حکم کفر تھوپ دیا۔ یہ گھناؤنی خیانت اور بھدر کی ملا کا ایسا فریب اور بہتان ہے۔ جس پر شیطان کا سر بھی شرم

سے جھک گیا ہوگا۔ مگر ملا جی کو ایسی حرکت کرتے ہوئے ذرہ برابر بھی شرم نہ آئی۔

اب قارئین انصاف سے بتائیں کہ جہاں تضاد اور تعارض نہ ہو۔ وہاں جملہ کو توڑ مروڑ کر خود ساختہ مطلب نکال کر تضاد و تعارض پیدا کرتے ہوئے ایک دیندار مسلمان، متقی پرہیزگار کو کافر و مرتد بنایا جائے اور کتابچہ تقسیم کیا جائے۔ تو بحکم حدیث بھدرکی ملا خود اس کفر وارتداد کی زد میں نہیں آئیگا؟

کل میاں حجام سب کا مونڈتے پھرتے تھے سر
آج اس کوچے میں اسکی بھی حجامت ہوگئی۔

قارئین! صبر کا پیمانہ اگر چھلکنے نہ پائے تو ذرا ٹھنڈے دل سے یہ بھی سن لیں کہ ملا جی نے حضور حبیب ملت سید غلام محمد صاحب قبلہ پر مفتی افضال صاحب کا فتویٰ توڑ مروڑ کر من مانی تاویل اور مطلب نکال کر چسپاں کیا اور مفتی افضال صاحب کے فتویٰ کی رو سے سید غلام محمد صاحب کو کافر مرتد بنانے کی ناپاک و ناکام کوشش کی۔

کیا بھدرکی ملا مفتی افضال صاحب کے فتویٰ مذکورہ کو مانتے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں مانتے تو اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ ملا جی منکر کو غیر منکر اور کافر کو غیر کافر سمجھتے ہیں۔ کیونکہ مفتی صاحب نے فتویٰ میں فرمایا ہے کہ "کتاب وتصدیق نامہ سے عیاں ہے کہ زید (مولوی الیاس) پکا غیر مقلد اور منکر ضروریات دین تھا۔ صرف گمراہ نہیں بلکہ ایسا کافر و مرتد تھا کہ اسکو کافر و مرتد نہ جاننا بھی کفر ہے" (ندائے حق ۲۵ رص) اور منکر کو غیر منکر اور کافر کو غیر کافر ماننا کفر ہے۔

لھذا بھدرکی ملا جی خود کفر وارتداد کی زد میں آ گئے...... اور اگر ملا جی فتویٰ مذکورہ مانتے ہیں تو بھی ملا جی کیلئے حکم کفر وارتداد ثابت ہے۔ کیونکہ ملا جی کا ماننا ہے کہ مولوی الیاس سے ضروریات دین کا انکار یا اور کوئی کفری اعتقاد ثابت نہیں۔ ع

ہمیں الزام دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا۔

ناظرین کرام! صرف مرکزی دارالافتا بریلی شریف ہی نہیں بلکہ الجامعۃ الاشرفیہ

مبارکپور اور الجامعۃ الاسلامیہ روناہی کے دارالافتاء سے بھی آنجہانی مولوی الیاس کے کفر وارتداد کا حکم جاری ہوا۔ یعنی تین بڑے ادارے کے مفتیان عظام کے فتاوی پر چھ مقتدر ایسے مفتیان عظام کی تصدیقات ثبت ہیں جو اقوام عالم کیلئے رشد وہدایت کے پیکر ہیں۔ اور ان پر دنیائے اسلام کو ناز ہے۔ تفصیل کیلئے دیکھئے ''ندائے حق''۔ بھدرکی ملا کے نزدیک سب غلط اور باطل۔ اور ایک بھدرکی ملا کی بات صحیح ہے کہ مولوی الیاس نہ تو منکر ضروریات دین ہے نہ ہی وہ کافر ومرتد ہے۔ ناکمل تعلیم پر بھدرکی ملا کا یہ حال ہے۔ تو مکمل تعلیم اگر حاصل کرلیتا تو کیسی کیسی بہتان تراشی اور افترا پردازی اور جعل سازی کے شگوفے چھوڑتا۔ وہ اللہ ہی کو معلوم

اس بے بسی میں ذوق بشر کا یہ حال ہے ۔۔۔ کیا جانے کیا کرے جو خدا اختیار دے۔

مسلک اعلیحضرت کے صرف زبانی نعرہ کی آڑ لیکر بھدرکی ملا مسلک اعلیحضرت کا خون کررہا ہے، وہ ہر بڑے سے ٹکرا رہا ہے۔ اور سب کو غلط اور باطل گردان رہا ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ حضور اعلیحضرت علیہ الرحمہ بھی اگر آج حیات ظاہری میں ہوتے تو بھدرکی ملا انکے نام بھی ''کھلا خط'' شائع کرنے سے دریغ نہ کرتا۔

قارئین نے اچھی طرح اندازہ کرلیا ہوگا کہ حضور سید غلام محمد صاحب قبلہ کا دامن عفت کفر وارتداد کی غلاظت سے پاک ہے۔ اور بھدرکی ملا متعدد مفتیان عظام کی روشنی میں خود کفر وارتداد کی زد میں ہے۔

لہٰذا

﴿۱﴾ بھدرکی ملا (آل رسول) پر توبہ، تجدید ایمان وتجدید نکاح ضروری ہے۔

﴿۲﴾ اگر وہ کسی کا مرید ہے تو انکی بیعت ختم ہوگئی، اگر کوئی اسکا مرید ہے تو انکی بھی بیعت فسخ ہوگئی، وہ کسی جامع شرائط پیر سے مرید ہوجائے۔

﴿۳﴾ اگر بھدرکی پیر مغاں کسی کے خلیفہ ہیں تو انکی خلافت بھی باطل ہوگئی۔

﴿۴﴾ جس دن سے بھدرکی ملانے منکر ضروریات دین کو غیر منکر مانا اور کہا اس دن سے

اسکی بیوی بھی اسکے نکاح سے نکل گئی۔ اس سے ہمبستری اسکے لئے زنائے خالص ٹھہری بالکل اسی طرح جسطرح وہ دوسری عورتوں کے ساتھ کرتا رہا۔

﴿۵﴾ اس دن کے بعد اگر کوئی بچہ پیدا ہوا ہے تو وہ ثابت النسب نہیں، حرامی بچہ ہے۔ کیونکہ کفر وارتداد کے حامل کیلئے شرعاً یہ سب احکام ہیں۔

﴿۶﴾ عوام وخواص سب کو اطلاعاً عرض ہے کہ بھدرکی ملا سے دور رہئے۔ اور اسکو اپنے سے دور رکھئے۔ وہ کسی کا نہیں ہے۔ کوئی حقیقت شناس اسکا نہیں ہے۔ اسلئے ہوشیار! خبردار۔

نہ جاؤ کوچۂ قاتل میں سوچتے کیا ہو
وہاں سے بچ کے کوئی شاد کام آتا ہے؟

ابلیس کو آخرت میں ہر ہزار سال پر جہنم سے نکال کر کہا جائیگا کہ اب بھی تو جھک جا۔ تجھے معاف کردیا جائیگا۔ مگر جہنم کی کڑی سزا برسہا برس لینے کے باوجود وہ اپنی ہی ضد پر اڑا رہیگا۔ آخر اسے پھر جہنم میں ڈالدیا جائیگا۔ بھدرکی ملا چونکہ "مسخرۂ شیطان" ہے اسلئے اسکی ضد اور ہٹ دھرمی کا حال بھی ابلیس سے کم نہیں حق ماننا اور توبہ کرنا اس نے سیکھا ہی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسے "مسخرۂ شیطان" سے دور رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

سگِ بارگاہِ رضا

غلام حیدر رضوی

غلام حیدر رضوی مصباحی

گوبندرائے پور، (زخرائی) میوربھنج، اڑیسہ

۱۱ر شوال المکرم ۱۴۳۴ھ، بمطابق ۱۹ر اگست ۲۰۱۳ء